ہست قرآں در زبانِ پہلوی

مثنوی مولوی معنوی
رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: مولانا جلال الدین رومیؒ

ترجمہ

مولینا قاضی سجاد حسین صاحب

حامد اینڈ کمپنی ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲

باز^۱ گشتہ از دمِ اُو ہر دو باب
ان کی دُعا سے دونوں دروازے کھُلے
در دو عالم دعوتِ اُو مستجاب
دو جہان میں اُن کی دُعا مقبول ہے

بہرِ ایں خاتم شدست اُو کہ بجود
اسی لئے وہ خاتم بنے، کیونکہ سخاوت میں
مثلِ اُو نے بود و نے خواہند بود
اُن جیسا نہ تھا اور نہ ہوں گے

چونکہ در صنعت برد اُستاد دست
جب کوئی اُستاد کاریگری میں بازی لے جاتا ہو
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است
کیا تو نہیں کہتا کہ کاریگری اس پر ختم ہے؟

در^۲ گشادِ ختمہا تو خاتمی
آپ مہروں کے کھولنے میں خاتم ہیں
در جہانِ رُوح بخشاں حاتمی
رُوح بخشنے والوں کے جہان میں آپ حاتم ہیں

ہست اشاراتِ محمدؐ المراد
خلاصہ یہ ہے کہ محمدؐ کے ارشادات میں
کُل کُشاد اندر کُشاد اندر کُشاد
سب فتوح در فتوح در فتوح ہیں

صد ہزاراں آفریں بر جانِ اُو
آپ کی جان پر لاکھوں آفرین ہیں
بر قدوم و دورِ فرزندانِ اُو
اُن کی تشریف آوری اور آپکے فرزندوں کے دور پر بھی

آں خلیفہ زادگانِ مقبلش
اُن کے وہ با اقبال شہزادے
زادہ اند از عنصرِ جان و دِلش
جو اُن کے دل اور جان کے جوہر سے پیدا ہوئے

گر ز بغداد و ہری یا از رے اند
خواہ وہ بغداد اور ہرات یارے کے ہیں
بے مزاجِ آب و گِل نسلِ وے اند
بغیر پانی اور مٹی کے ملاؤ کے آپ کی نسل سے ہیں

شاخِ گُل ہر جا کہ رُوید ہم گُل ست
پھول کی شاخ جہاں بھی اُگے پھول ہے
خُمِ مُل ہر جا کہ جوشد ہم مُل ست
شراب کا مٹکا جہاں بھی جوش مارے شراب ہے

گر^۳ ز مغرب بر زند خورشید سر
اگر سورج مغرب سے رونما ہو
عینِ خورشید ست نے چیزے دگر
بعینہٖ سورج ہے نہ کہ دوسری چیز

عیب چیناں را ازیں دم کور دار
عیب ٹٹولنے والوں کو اس کلام سے اندھا رکھ
ہم بستاریِ خود اے کردگار
اے خدا! اپنی ستاری سے

گفت حق چشمِ خفاشِ بد خصال
اللہ (تعالےٰ) نے فرمایا ہے کہ بدخواہ چمگادڑ کی آنکھ کو
بستہ اَم من ز آفتابِ بے مثال
میں نے بے مثال سورج سے بند کر دیا ہے

از نظرہائے خفاشِ کم و کاست
چمگادڑوں کی ناقص نظروں سے
انجم و آں شمس نیز اند خفاست
ستارے اور وہ سورج بھی پوشیدگی میں ہے

۱ باز گشتہ۔ آنحضورؐ کی دونوں دُعائیں مقبول ہیں۔ بہتر ایں۔ آنحضورؐ کو خاتم النبیین محض اس لئے نہیں کہا گیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے ۲ بلکہ اس لئے بھی کہا گیا ہے کہ فیض رسانی میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا اور نہ ہوگا یعنی جس طرح آپ خاتم زمانی ہیں اسی طرح آپ کمالات کے بھی خاتم ہیں چونکہ۔ جب کوئی اُستاد کسی دستکاری میں انتہائی کمال پیدا کر لیتا ہو تو کہا جاتا ہے یہ دستکاری اس پر ختم ہے۔

۲ در گشاد۔ آنحضورؐ کو مہروں کے کھولنے میں اسی درجہ کمال تھا کہ آپ کو خاتم کہا گیا۔ اشارات۔ آنحضورؐ کے کلام میں وہ اشارے ہیں جتنے مہروں کی کشادگی ہی کشادگی ہے فرزندان۔ یعنی روحانی اولاد۔ آں خلیفہ زادگان۔ آپ کے جانشین جو آپ کے عنصر سے بنے ہیں۔ گر۔ یہ جانشین خواہ کسی ملک کے ہوں وہ آپ کی روحانی اولاد ہیں۔ شاخ۔ کسی درخت کی قلم جہاں بھی لگاؤ وہ اسی درخت کا فرد ہے۔ شراب کسی بھی برتن میں ہو وہ شراب ہی ہے لہٰذا اولاد میں باپ ہی کا اثر ہے۔

۳ گر ز مغرب۔ سورج جہاں سے بھی طلوع کرے سورج ہی ہے۔ عیب چیناں۔ ان بد گویوں کے جو عیب چینی میں تکوینی اعتبار سے ان کو میرے اس کلام سے محروم رکھ گفت حق۔ جن کے قلب پر مہر لگ گئی ہے ان کی آنکھیں کمال سے بند ہیں۔